33582 ـ اگر نفل ادا کرتے ہوئے نماز کی اقامت ہو جائے ؟

سوال

اگر میں سنتیں ادا کر رہا ہوں اور نماز کی اقامت ہو جائے تو کیا میں سلام پھیر کر جماعت کے ساتھ مل جاؤں، یا سنتیں مکمل کروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرضی نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہوتی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (710).

یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو کسی بھی شخص کے لیے نفل ادا کرنے جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اسے چھوڑ کر نفل ادا نہیں کیے جا سکتے، چاہے پہلی رکعت جانے کا خدشہ ہو یا نہ ہو، ابو ہریرہ، ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم، اور عروہ، ابن سیرین، سعید بن جبیر، امام شافعی، اسحاق، اور ابو ثور رحمہم اللہ کا یہی قول ہے) اھـ

دیکھیں: المغنی (1 / 272).

اور بعض علماء کرام نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ جو شخص نفل اور سنت ادا کر رہا ہو اور نماز کی اقامت ہو جائے تو وہ نفل توڑ دے.

حافظ عراقی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول: " کوئی نماز نہیں "

احتمال ہے کہ اس سے یہ مراد ہو کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو وہ شروع نہ کرے.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ وہ نماز میں مشغول نہ ہو اور اگر اس نے اقامت ہونے سے قبل نماز شروع کر لی تو وہ تکبیر تحریمہ کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے نماز توڑ دے.

یا پھر اگر نمازی نماز نہیں توڑتا تو وہ خود ہی باطل ہو جائیگی، دونوں کا ہی احتمال ہے).

شافعیہ میں سے ابو حامد سے منقول ہے کہ: اگر نفلی نماز مکمل کرنے میں تکبیر تحریمہ کی فضیلت فوت ہونے کا خدشہ ہو تو نفلی نماز ختم کرنا افضل ہے.

عراقی رحمہ اللہ تعالی کی کلام شوکانی رحمہ اللہ تعالی نے نیل الاوطار (3 / 91) میں نقل کی ہے.

جب مستقل فتوی کمیٹی سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کا بھی فتوی یہی تھا:

سوال یہ تھا:

کیا میں سنتیں ختم کر کے تکبیر تحریمہ میں امام کے ساتھ ملوں یا کہ سنتیں مکمل کروں ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

جی ہاں جب فرضی نماز کی اقامت ہو جائے تو جو نفل اور سنتیں آپ ادا کر رہے ہیں اسے توڑ دیں تا کہ امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ میں مل سکیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرضی نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں "

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (7 / 312).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے اسے راجح قرار دیا ہے کہ جب نماز کی اقامت ہو اور وہ سنتوں یا نفل کی پہلی رکعت میں ہو تو نماز توڑ دے، اور جب اقامت ہو جائے اور وہ دوسری رکعت میں ہو تو اسے ہلکی اور تخفیف کے ساتھ ادا کرلینی چاہیے وہ توڑے نہیں.

شیخ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس مسئلہ میں ہماری رائے یہ ہے کہ:

اگر آپ دوسری رکعت میں ہوں تو اسے ہلکی کر کے ادا کر لیں، اور اگر پہلی رکعت میں ہوں تو نماز توڑ دیں، اس میں

ہماری دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

" جس نے نماز کی ایك رکعت پا لی تو اس نے نماز پا لی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (580) صحیح مسلم حدیث نمبر (607).

اور یہ شخص جس نے اقامت ہونے سے قبل ایك رکعت ادا کر لی تو اس نے معارض جو کہ نماز کی اقامت ہے سے سالم نماز پا لی، تو اس طرح ممانعت سے قبل ایك رکعت ادا کر لینے کی بنا پر نماز پالی لھذا اسے تخفیف کر کے اسے مکمل کر لینا چاہیے...

پھر شیخ کہتے ہیں: اور اس سے دلیل میں جمع ہوجاتا ہے. اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 238).

اور اگر وہ نفل یا سنت کو توڑے تو وہ بغیر سلام کے توڑ دے.

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

جب نماز کے لیے اقامت ہو جائے اور کوئی شخص سنتیں یا تحیۃ المسجد ادا کر رہا ہو تو کیا وہ فرضی نماز کے ساتھ ملنے کے لیے اپنی نماز توڑ دے؟

اگر جواب اثبات میں ہو تو کیا وہ نماز توڑتے وقت دونوں طرف سلام پھیرے یا کہ بغیر سلام کے نماز توڑ دے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے کہ وہ اس نماز کو توڑ دے، اور اس کے لیے اسے نماز سے نکلنے کے لیے سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں، نماز توڑ کر وہ امام کے ساتھ شامل ہو جائے " اھ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (7 / 312).

واللہ اعلم .